Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 35, Sr.No.97, 2014, pp 11 - 22

مجلّہ تحقیق
مجلّہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۵، اکتوبر ـ دسمبر ۲۰۱۴ء، شمارہ ۹۷

جدید ایرانی منابع میں ذکرِ حضرت سلطان باہو

ڈاکٹر عظمیٰ عزیز خان☆

Abstract:

Hazrat Sultan Bahu is a prominent Sufi poet and Qadiri shaikh of the sub continent. His Punjabi poetry is very popular in the Sufi circles of the area and its translations are also available in different languages. He composed a lot of Persian poetry and was a good writer as well. Almost all of his prose works are in Persian. Many scholars of various countries have produced a good research on the life and works of Sultan Bahu.

This article contains an introduction and a critical analysis of the research on Sultan Bahu made by Iranian scholars during last three decades.

Keywords: Sultan Bahu, Life and works of Sultan Bahu, Articles on Sultan Bahu in Iranian encyclopedias.

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو برصغیر کے جلیل القدر اولیاء اللہ میں شمار ہوتے ہیں۔ پنجاب کے سلسلہء قادریہ کے مشائخ میں آپ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ آپ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر (م: ۱۱۱۸ھ/ ۱۷۰۷ء) کے عہد حکومت میں ۱۶۳۰ء/ ۱۰۳۹ھ میں ضلع جھنگ، پنجاب کے علاقے شورکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام سلطان محمد باہو تھا(۱)۔ آپ اعوان

☆ دبستانِ اقبال لاہور

قوم سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کا سلسلۂ نسب اکتیس واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ (شہادت: ۴۵ھ/ ۶۸۱ء) سے جا ملتا ہے۔آپ کے والد بازید یا بایزید دربار شاہ جہان (م: ۱۰۸۶ھ/ ۱۶۶۶ء) میں منصب دار کے عہدے پر فائز تھے اور بڑے نیک اور باعمل بزرگ تھے۔شاہ جہان نے انھیں ایک گاؤں، پچاس ہزار بیگھے زمین اور کچھ آباد کنوئیں بطور انعام انھیں دیے تھے (۲)۔آپ کی والدہ بی بی راستی بھی پاک باز اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

حضرت سلطان باہو نے ابتدائی تعلیم شور کوٹ ہی میں حاصل کی۔آپ نے حضرت عبدالرحمان قادری دہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خرقہ ءخلافت بھی حاصل کیا۔آپ کا سلسلہ قادری سروری کہلاتا ہے (۳)۔

حضرت باہو نے عمر کا آخری حصہ عرب، شام، عراق اور دیگر اسلامی ممالک کے سیر وسفر میں گزارا اور اس کے ساتھ تبلیغ دین کا فریضہ بھی انجام دیا۔بے شمار لوگوں نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ جھنگ، سرگودھا اور جہلم کے علاقوں میں آپ کی وجہ سے سلسلہ قادریہ کو بہت فروغ ملا۔

حضرت سلطان باہو کا شمار امی مشائخ میں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے فیضانِ لدُنی کے تحت عربی، فارسی، پنجابی اور اردو میں بہت سی کتب تصنیف کیں۔آپ کی مشہور تصانیف میں عین الفقر کبیر، عین الفقر صغیر، گنج الاسرار، کلید التوحید کبیر، کلید التوحید صغیر، نور الهدی، محبت الاسرار، شمس العارفین، عقل بیدار کبیر، مجالسة النبی، اسرارقادری، توفیق الهدایت، مجموع النفس، محك الفقرالكبير، محك الفقر الصغیر، فضل اللقاء، رساله روحی اورنگ شاہی، امیر الکونین، مفتاح العاشقین، قرب دیدار، دیوان اردو، دیوان فارسی اور دیوان پنجابی شامل ہیں (۴)۔

حضرت باہو ایک عظیم المرتبت صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔آپ کی شاعری تصوف وعرفان کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے جس کا اسلوب عام اور سیدھا سادہ ہے۔آپ نے تشبیہات وکنایات، تلمیحات اور پیچیدہ صوفیانہ اصطلاحات سے اپنے کلام کی آرائش نہیں کی بلکہ معانی کی قوت اور تاثیر کی طرف زیادہ توجہ دی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری سوز وگداز اور محبت الٰہی کا

بحر زخار ہے۔

حضرت سلطان باہو نے چار شادیاں کی تھیں اور ان میں سے آپ کے آٹھ بیٹے ہوئے (۵)۔آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے **سلطان حیات محمد** کا انتقال بچپن ہی میں ہوگیا تھا۔حضرت **شیخ عبدالقادر جیلانی** (م:۵۶۱ھ/ ۱۱۶۶ء) اور حضرت بابا فرید(م:۵۶۹ھ/۱۲۶۵ء) کی طرح آپ کا شمار بھی ان جلیل القدر مشائخ میں ہوتا ہے جن کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے نسل در نسل خیر و برکت سے نوازا ہے۔آپ کی اولاد بھی تبلیغ واشاعت دین کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ بہت سے فلاحی اور تعلیمی اداروں کی سرپرستی کے علاوہ تصنیف و تالیف کے کئی اہم منصوبوں میں بھی آپ کے خاندان کے افراد ہر طرح کی معاونت کرتے ہیں۔

حضرت **سلطان باہو** کی ایک سو چالیس تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے اب تک صرف اکتیس دستیاب ہیں۔ان میں سے صرف ایک کتاب **ابیات باہو** پنجابی میں ہے اور باقی سب فارسی میں ہیں۔ ان میں ایک فارسی غزلیات کا **دیوان** بھی ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فارسی زبان وادب کے خزانے میں **سلطان باہو** کا حصہ بہت نمایاں ہے اور آپ غالباً پنجابی زبان کے پہلے شاعر ہیں جنھوں نے فارسی میں اس قدر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔آپ نے ۱۱۰۲ھ/۱۶۹۱ء میں وفات پائی آپ کا پہلا مزار قلعہ قہرگان میں تھا مگر دریا میں طغیانی کے باعث اسے احاطہ چاہ پیل میں منتقل کر دیا گیا جو آج بھی مرجع خلائق ہے(۶)۔

حضرت سلطان باہو نے فارسی زبان و ادب میں قابل ذکر خدمات انجام دی ہیں مگر اس کے باوجود آپ کے احوال و آثار پر فارسی زبان میں بہت کم تحقیقی کام ہوا ہے۔آپ پر اب تک ہونے والی فارسی تحقیق کی یہ تفصیل دستیاب ہوئی ہے:

۱۔ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ **احوال و آثار حضرت سلطان باہو و نظری در افکار وی** ہے جو کتابی شکل میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ۳۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ محقق خود حضرت **سلطان باہو** کے خانوادے کے فرزند رشید ہیں۔

۲: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد کے معروف علمی و تحقیقی مجلّے سہ ماہی دانش، شمارہ ۱۷، ۱۸، ۱۹۸۹ء میں ڈاکٹر کلثوم سید کا مقالہ سلطان العارفین محمد سلطان باہو (ص ۱۵۳۔ص ۱۶۵)۔

۳: سہ ماہی دانش، شمارہ ۳۳، (ص ۶۸۔ص ۷۷)، ۱۹۹۳ء میں سلطان الطاف علی کا مقالہ تحقیق دربارۂ احوال و آثار سلطان باہو، (۳۱۶ص) اشاعت پذیر ہوئے۔

زیرِ نظر مقالے میں بنیادی طور پر وہ تین مقالے زیرِ بحث آئے ہیں جو مختلف ایرانی دائرہ ہائے معارف میں شائع ہوئے ہیں۔ ذیل میں زمانی ترتیب کے مطابق انھی کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

مقالۂ دانشنامۂ جہان اسلام: (۱۹۹۶ء)، (۸)

یہ دائرۂ معارف اسلامی تاریخ کے حوالے سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں اسلامی دنیا کے تقریباً تمام علوم و فنون اور اہم شخصیات، مقامات اور کتابوں کے بارے میں مستند مواد فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دانشنامہء جہان اسلام میں اسلامی تاریخ، تمدن، سیاست اور اقوام و ملل کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ معلومات اسلام کے آغاز سے لے کر موجودہ دور تک کے بارے میں ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی علوم مثلاً قرآن، احادیث، فقہ، کلام، فلسفہ اور ادب کے مختلف اہم موضوعات پر بھی مفید مقالے شامل کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اولیاء اللہ کی سیرت مبارکہ، مفسرین، محدثین، فقہا، علماء، مورخوں، شاعروں اور فلسفیوں کے احوال و کوائف کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ اسلام کی سیاسی تاریخ کے حوالے سے خلفائے راشدین، سلاطین، وزراء اور شاہی خانوادوں کے حالات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تاریخی اور مذہبی کتب، مسلمانوں کے لباس، خوراک، نباتات اور ادویات کے بارے میں خاص طور پر مفید اور اہم باتیں بیان کی گئی ہیں۔

دانشنامۂ جہان اسلام کی دوسری جلد (مطبوعہ ۱۹۹۶ء) میں حضرت سلطان باہو پر شامل کیے گئے مضمون کا عنوان باھو سلطان (ص ۱۴۷) ہے۔ اس کے مقالہ نگار کا نام نہیں لکھا گیا ہے۔ یہ مضمون پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اردو دایرۂ معارف اسلامیہ کی گیارہویں جلد (مطبوعہ

۱۹۷۵ء) میں شامل مقالے (ص۱۲۲۔۱۲۷) سے بہت مماثلت رکھتا ہے۔ **اردو دائرہ معارف اسلامیہ** کا مذکورہ مضمون مشہور پنجابی محقق **آصف خان** (م: ۲۰۰۰ء) کا تحریر کردہ ہے۔ فارسی میں ترجمہ و تلخیص کرنے والے کا نام نہیں لکھا گیا۔ تحقیقی لحاظ سے یہ سہل انگاری ہے۔

دانشنامۂ جہان اسلام کے مضمون کی زبان سادہ اور آسان مگر جملے ذرا طویل ہیں۔ حضرت باہو کے سال پیدائش کی تعیین سے بھی صرف نظر کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں صرف بارہویں صدی ہجری کا حوالہ کافی سمجھا گیا ہے حالاں کہ ایسا صرف اس صورت میں کیا جانا چاہیے تھا جب صحیح سال پیدائش معلوم نہ ہو۔ حضرت سلطان باہو کا سال پیدائش کچھ ایسا مجہول بھی نہیں کہ اس کا سراغ نہ لگایا جا سکے۔ مزید دلچسپ یہ کہ **اردو دائرۂ معارف اسلامیہ** میں سال پیدائش لکھا گیا ہے لیکن ترجمہ و تلخیص کرنے والے نے اس اہم بات کی طرف دھیان نہیں دیا۔ البتہ حضرت سلطان باہو کا سال وفات تحریر کیا گیا ہے۔ ایک اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس مضمون میں حضرت سلطان باہو کے والد کے صرف ایک نام بایزید کا ذکر کیا گیا ہے، جب کہ اہم اور مستند منابع میں ان کے نام کی دوسری صورت بازید بھی موجود ہے لیکن چوں کہ یہ مضمون **اردو دائرۂ معارف اسلامیہ** سے ترجمہ شدہ ہے اور اس میں صرف بایزید ہی لکھا ہوا ہے اس لیے اسے اسی طرح ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اگر مترجم **اردو دائرۂ معارف اسلامیہ** میں دیے گئے منابع کے علاوہ دیگر مآخذ سے بھی استفادہ کرتا تو یہ مضمون زیادہ معیاری اور مفید ہو سکتا تھا۔

یہ مقالہ بھی بیشتر سوانحی معلومات پر ہی مشتمل ہے اور ان میں بھی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ حضرت سلطان باہو کے فکر و فن کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔

اردو دائرۂ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار **محمد آصف خان** نے گیارہ منابع سے استفادہ کیا ہے جب کہ **دانش نامۂ جہان اسلام** کے مقالہ نگار نے ان میں سے صرف چار منابع پر اکتفا کیا ہے۔ یہ بھی واضح نہ ہو سکا کہ گیارہ میں سے صرف چار منابع کیوں ذکر کیے گئے ہیں اور ان کا انتخاب کن وجوہات کی بنیاد پر ہوا۔ وہ چار منابع درج ذیل ہیں:

۱۔مناقب سلطانی، سلطان حمید (حامد) حسین، غلام سرور لاہوری، لاہور۔
۲۔تاریخ مخزن پنجاب، سلطان بخش قادری لکھنو۔
۳۔تواریخ سلطان باہو، نسخۂ خطی کتابخانۂ عمومی پنجاب، ش ۶۹/ ۲۹۷، لاہور۔
۴۔پنجابی شاعراں دا تذکرہ، مولا بخش کشتہ، لاہور۔

مقالۂ دانشنامۂ ادب فارسی: (۲۰۰۱ء)، (۹)

یہ دایرۂ معارف فارسی ادب سے متعلق ہے۔ اس کی جلدوں کی تعداد پانچ ہے۔ اس میں مختلف علاقوں کے فارسی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کی تاریخ کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلی جلد وسطی ایشیا میں فارسی ادب کے جائزے پر مشتمل ہے، دوسری جلد فارسی ادب کی اصطلاحات، موضوعات اور مضامین کے بارے میں ہے، تیسری جلد افغانستان میں فارسی ادب کے بارے میں معلومات پر مبنی ہے۔ چوتھی جلد تین حصّوں پر مشتمل ہے اور اس میں پاکستان، ہند اور بنگلہ دیش میں فارسی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچویں جلد میں قفقاز، آذر بائیجان، ارمنستان، گرجستان اور داغستان میں فارسی ادب کے ارتقاء اور خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کی جلد ششم ترکی کے فارسی ادب کے بارے میں ہے جو زیرِ تالیف ہے (۱۰)۔

اس مقصد کے لیے جو طریقہء کار اختیار کیا گیا ہے اس کے مطابق ہر جلد میں ایک مخصوص خطّے کے فارسی ادب سے وابستہ تمام معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔ رجال، اماکن، کتب اور اہم موضوعات الف بائی ترتیب سے دیے گئے ہیں۔ اس طرح قارئین کو یہ سہولت میسر آ گئی کہ وہ متعلّقہ علاقے کے فارسی ادب تک بہ آسانی رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس دایرۂ معارف میں شامل مضامین کی زبان آسان، عام فہم اور معیاری ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ فارسی ادب سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات اس میں یکجا کر دی جائیں۔ اس نقطہء نظر سے یہ فارسی ادب کے قارئین کے لیے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس میں مختلف مقامات پر رجال، اماکن، کتب اور سنین وغیرہ کے حوالے سے بہت سی اغلاط موجود ہیں اور بعض مقالات میں

سہل انگاری کا احساس بھی ہوتا ہے تاہم یہ دایرۂ معارف بہ ہر حال متوسط درجے کی اہم حوالہ جاتی کتب میں شمار ہونے کے لایق ہے۔

دانش نامۂ ادب فارسی کی جلد چہارم، بخش یکم میں حضرت سلطان باہو پر حمیدہ حجتی کا مضمون باھوی شور کوتی کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔اس جلد کا سال اشاعت ۲۰۰۱ء ہے۔حضرت باہو، سلطان باہو کی نسبت سے زیادہ معروف ہیں جب کہ باھوی شورکوتی غیر معروف نسبت ہے۔مصنف عنوان کے لیے معروف نسبت کا استعمال کرتے تو عام قاری کو اس سلسلے میں کوئی ابہام نہ رہتا۔تذکرۂ شعرای پنجاب میں حضرت سلطان باہو پر مشتمل مضمون کا عنوان بھی باھوی شورکوتی ہے۔مصنف نے اس کتاب سے بھی استفادہ کیا ہے۔منابع میں اس کا احوال موجود ہے۔شاید یہ عنوان بھی وہیں سے لیا گیا ہو۔

اس مضمون کی زبان بھی سادہ اور رواں ہے۔چوں کہ مشکل الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا اس لیے فارسی زبان سے کم شناسائی رکھنے والوں کے لیے بھی اس کا سمجھنا بہت آسان ہے۔دائرۃ المعارف نویسی کا عمومی اسلوب یہی ہوتا ہے اور اس دائرہ معارف میں بھی اس اسلوب کی پیروی کی گئی ہے۔آسان اور مختصر جملوں میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔یہ معلومات جامع اور معیاری ہیں اور انھیں تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

مضمون نگار نے حضرت سلطان باہو کے اصل نام، مقام تولد، سنین پیدائش و وفات اور آباء و اجداد کے علاوہ آپ کے حالاتِ زندگی اور تصانیف کے متعلق نسبتاً مفصل معلومات فراہم کی ہیں۔بتایا گیا ہے کہ ان کے اجداد برصغیر میں آکر پانچ نسلوں تک وادی سون سکیسر (ضلع خوشاب، پنجاب) میں مقیم رہے۔آپ کے والد کے نام کے حوالے سے ان کے دونوں ناموں بایزید اور بازید کا ذکر کیا گیا ہے جو تحقیقی نقطۂ نظر سے بڑی اہم بات ہے کیوں کہ تقریباً تمام مستند منابع میں یہی دونوں نام ملتے ہیں۔اسی طرح سلطان باہو کے مقام پیدائش کے بارے میں مختلف منابع میں جن علاقوں کا ذکر ملتا ہے ان میں شورکوٹ، قلعہ قہرگان، گڑھ مہاراجہ اور اعوان شامل ہیں۔اس مضمون میں

مصنف نے گڑھ مہاراجہ، شور کوٹ لکھنے کو ترجیح دی ہے۔ یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت سلطان العارفین کی ولادت کے وقت رشید خان سیال علاقے کا حاکم تھا۔ اس مضمون میں فارسی کے مشہور شاعر قدسی مشہدی (م:۱۰۵۶ھ/ ۱۶۴۷ء) اور پشتو کے صاحب اسلوب شاعر خوش حال خان خٹک (م:۱۱۰۰ھ/ ۱۶۸۹ء) کو حضرت سلطان باھو کا خلیفہ قرار دیا گیا ہے جو محلِ نظر ہے۔ مقالہ نگار نے حضرت سلطان باھو کے مزار کی دو بار منتقلی کا بھی ذکر کیا ہے۔ البتہ عرس کے حوالے سے کچھ معلومات فراہم نہیں کیں۔ مضمون میں آپ کی تصانیف اور ان کے موضوعات کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔ البتہ فارسی نظم و نثر اور پنجابی شاعری میں آپ کے مرتبہ و مقام کے بارے میں کوئی رائے نہیں دی گئی جس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

باھوی شور کوتی میں حضرت سلطان باھو کے سنین پیدائش و وفات میں صرف قمری سنین لکھے گئے ہیں جب کہ کسی بھی شخصیت پر لکھے گئے مضمون میں قمری اور شمسی دونوں سنین لکھنا زیادہ مناسب اور مفید ہوتا ہے۔ اس دائرۂ معارف میں عمومی طریقہ یہی رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس مضمون میں حضرت سلطان باھو کی ازواج اور اولاد کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر مندرجہ بالا نکات کو بھی مدنظر رکھا جاتا تو یہ مضمون زیادہ معلوماتی اور معیاری ہوسکتا تھا۔

ذیل میں ان منابع کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے مصنف نے اس مضمون کے سلسلے میں استفادہ کیا ہے۔

اردو اور فارسی منابع:

۱۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ھند ۲/ ۲۰۸۔۲۱۰۔

۲۔ پاکستان میں فارسی ادب ۲/۱۶۳۔۱۷۵۔

۳۔ تاریخ تفکر اسلامی در ھند ۱۶۸۔۱۶۹۔

۴۔ تذکرہء شعرای پنجاب ۶۹۔

۵۔ ترجمه های متون فارسی به زبانهای پاکستانی ۷۵، ۷۸، ۱۰۱، ۱۱۲، ۱۱۳۔ ۱۳۱۔ ۳۴۰۔ ۳۴۹۔ ۴۰۲۔

۶۔ کتابهای چاپی فارسی و عربی ۲/۲۲۷۲۔

۷۔ فهرست مشترك نسخه های خطی فارسی پاکستان ۳/۱۲۵۹۔۱۲۶۰۔۱۴۷۶۔۱۶۶۸۔۱۶۶۹۔۷/ ۹۵۸۔۹۶۰۔ ۹/۲۰۰۶۔

۸۔ فهرست نسخه های خطی کتابخانهء گنج بخش ۲/۶۲۷۔۶۳۱۔

۹۔ مولّفین کتب چاپی فارسی و عربی ۲/۸۹۔

۱۰۔ سلطان العارفین محمد سلطان باہو، دکتر کلثوم سید، دانش، شمارہ ۱۷، ۱۸، بہار و تابستان ۱۳۶۸ش، ص ۱۵۳، ۱۶۶

۱۱۔ تحقیق دربارهء احوال و آثار سلطان باہو، سلطان الطاف علی، شمارہ ۳۳، بہار ۱۳۷۲ش، ص ۶۷۔۷۷۔

انگریزی منابع:

1. Dictionary of Indo Persian Literature, P 579.

مقالہ دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی: (۲۰۰۲ء)، (۱۱)

ایران کا یہ ضخیم دایرۂ معارف بہت اہم ہے اور ایک عظیم الشان تحقیقی منصوبہ ہے۔ اب تک اس کی ۱۶ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس میں چوں کہ جدید ترین منابع سے استفادہ کیا گیا ہے، اس لیے اس کی فراہم کردہ معلومات کافی حد تک تازہ تر اور معیاری ہیں۔ یہ دایرۂ معارف صرف اسلامی معلومات تک محدود ہے اس لیے اس کے موضوعات علوم قرآنی، اصول عقائد، کلام، فقہ، اصول فقہ، حدیث، منطق، فلسفہ، عرفان و ادبیات، تاریخ، جغرافیہ، ریاضی، نجوم اور طب اسلامی وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں مختلف اسلامی کتب، ادیان، ممالک، رجال، فنون اور خصوصاً مسلمانوں کے فن تعمیر کے بارے میں بھی کافی مستند اور متنوع معلومات دستیاب ہیں۔ مقالات کی زبان آسان، عام فہم اور معیاری اور جملوں کی ساخت متوازن ہے۔ یہ دایرۂ معارف اپنے عمدہ معیار اور معلومات کے استناد کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس دایرۂ معارف کی گیارہویں جلد

میں حضرت سلطان باھو پر باھو کے عنوان سے **مرجان افشاریان** کا ایک مضمون شامل کیا گیا ہے جو تقریباً ایک صفحہ ۲۰۳۔۳۰۴ پر مشتمل ہے۔اس جلد کا سال اشاعت ۲۰۰۲ء ہے۔

یہ مضمون بھی اس دایرۂ معارف کے عمومی اسلوب کے مطابق سادہ اور آسان فارسی میں لکھا ہوا ہے۔ جملے اگرچہ طویل ہیں۔فارسی زبان کے عام قاری کے لیے بھی اس کا پڑھنا اور سمجھنا آسان ہے۔چوں کہ اس مقالے میں اردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کے تازہ ترین منابع سے استفادہ کیا گیا ہے، اس لیے فراہم کردہ سوانحی معلومات جامع اور معیاری ہیں۔یہ معلومات حضرت سلطان باھو کے احوال و آثار، شاعری اور افکار و موضوعات پر مشتمل ہیں جن میں ان کا نام، تخلص، سنین پیدائش و وفات، وطن، آباء واجداد، مرشد اور اساتذہ وغیرہ شامل ہیں۔مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ حضرت سلطان باھو ابتدائی طور پر **شیخ حبیب اللہ قادری** سے وابستہ رہے اور پھر انھی کی تحریک پر ان کے استاد اور مرشد **شیخ عبدالرحمان قادری دہلوی** کے مرید ہوئے۔اس کے علاوہ ان کے نام پر تعمیر شدہ خانقاہوں اور مدرسوں کی تعداد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔شاعری کے ضمن میں ان کے فارسی اور پنجابی کلام پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔آپ کی عربی اور فارسی زبان کی تصانیف کی تعداد بیان کر کے صرف اردو میں ترجمہ شدہ چند تصانیف کے نام لکھے گئے ہیں جب کہ باقی کتب کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔اگر دیگر کتابوں کے نام اور ان کا مختصر تعارف بھی اس مضمون میں شامل کر لیا جاتا تو یہ زیادہ معیاری اور جامع ہو جاتا۔ایسا شاید اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے کیوں کہ ہر دائرۂ معارف کی اپنی کچھ محدودیّت بھی ہوتی ہے۔

حضرت سلطان باھو کی فارسی غزلیات کے بارے میں مقالہ نگار کی رائے ہے کہ وہ فصاحت و حسن کلام کے اعتبار سے چنداں قابل ذکر نہیں ہیں۔ظاہر ہے یہ ان کی ذاتی رائے اور قابل بحث ہے۔بہرحال اس رائے سے کُلّی اتفاق ممکن نہیں ہے۔

سلطان باھو کے والد کا نام مختلف کتب میں **بازید** اور **بایزید** دونوں طرح سے لکھا ملتا ہے۔مضمون نگار نے بھی دونوں ناموں کا ذکر کیا ہے۔اسی طرح حضرت **سلطان باھو** کے مقام

پیدائش کے سلسلے میں جن مختلف مقامات کا عموماً ذکر کیا جاتا ہے، ان میں سے مضمون نگار نے شور کوٹ، ضلع جھنگ لکھنے کو ترجیح دی ہے۔

اس مقالے میں حضرت سلطان باہو کے تابوت کی دوبار منتقلی کا ذکر موجود ہے جو بالترتیب ۱۱۸۰ھ/ ۱۷۶۶ء اور ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء میں ہوئیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ کا عرس ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

مضمون نگار نے اس مضمون کے لیے جن منابع سے استفادہ کیا ہے، ان کی تفصیل نیچے دی گئی ہے تاکہ فراہم کردہ معلومات کی صحت کا اندازہ لگایا جاسکے۔ یہ مآخذ درج ذیل ہیں:

اردو اور فارسی منابع:

۱۔ پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ، ظہور الدین احمد، لاہور، ۱۹۷۴م۔

۲۔ اردو دایرۂ معارف اسلامیہ، لاہور، ۱۳۹۵ق/ ۱۹۷۵م۔

۳۔ تحقیق درباۀ احوال و آثار سلطان باہو، سلطان الطاف علی، دانش، ۱۹۹۳م، شمارہ ۳۳۔

۴۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند (تصوف)، لاہور، ۱۹۷۲، ج ۴۔

۵۔ جدید تذکرۂ اولیائے پاک و ہند، ظہور حسن شارب، لاہور، ۱۹۶۵م۔

۶۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، پنجابی ادب کی خصوصیات، فقیر محمد فقیر، لاہور، ۱۹۷۱م، ج ۱۳۔

انگریزی منابع:

1. Sultan Bahu,Sufi Poet Of The Punjab,Krishna,L,Lahore,1982.
2. Sultan Ul Arifin Hazrat Bahu, Nasim, K.B; Danish, 1991,1992, Nos27,28
3. A History Of Sufism In India,Rizvi, A.A, New Delhi, 1986.

منابع:

۱۔ فقری، عالم،تذکرۂ اولیائے پاکستان،شبیر برادرز،لاہور،۱۹۸۷ء،جلد اول،ص۱۷۵۔

۲۔ ایضاً۔

۳۔ قدوسی، اعجاز الحق،تذکرۂ اولیائے پنجاب، کتب خانہ شان اسلام،لاہور،س ن،ص۹۰۔

4. Bilgrami, Fatima Zahra, History Of The Qadri Order In India, Idarah. i. Adabiyat.i. Delli, Delhi, 2005, First published, Pg 131.132.

۵۔ فقری، عالم،ص۱۸۵۔

۶۔ فقری، عالم،ص۱۸۴۔

7. Rizvi, Saiyid Athar Abbas, A History Of Sufism In India, Munshiram Manoharla New Delhi,1983,Vol,2,First published,Pg 445.

۸۔ دانشنامہء جہان اسلام،زیر نظر غلامعلیٰ حداد عادل،بنیاد دائرۃ المعارف اسلامی،تہران،۱۳۷۵ش،جلد دوم،چاپ دوم،۶۶۲ص۔

۹۔ مجتبی،حمیدہ، دانشنامہ ءادب فارسی،ادب فارسی در شبہ قارہ (ہند، پاکستان، بنگلہ دیش)، بہ سرپرستی حسن انوشہ،سازمان چاپ و انتشارات وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی،تہران،۱۳۸۰ش،جلد چہارم،بخش یکم، چاپ اول،۹۲۱ص۔

۱۰۔ محمد صابر، دانشنامہ ء شبہ قارہ ، برصغیر کے فارسی ادب کا مستند دائرۃ المعارف،مشمولہ ایران میں برصغیر کے فارسی مطالعات، مرتبہ معین نظامی ، نجم الرشید، شعبہ فارسی اوری اینٹل کالج ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور،۲۰۰۵ء ص۱۱۱۔

۱۱۔ افشاریان، مرجان، دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی،زیر نظر کاظم موسوی بجنوردی،مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی،۱۳۸۱ش، چاپ اول،جلد یازدہم،۶۶۷ص۔

❁……❁……❁